السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ستر سال سے زائد عمر کی ایک ایسی عورت کا شوہر فوت ہوگیا ہے جو کم عقل تھی اور بیوی ہونے کے باوجود اس کا عرصہ سے خاوند کے ساتھ کوئی میاں بیوی والا تعلق نہ تھا، کیا اس کے لئے بھی دیر عورتوں کی طرح سوگ لازم ہے؟ اگر سوگ کی مشروعیت سے صرف یہ معلوم کرنا مقصود ہے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں تو حاملہ کی عدت صرف وضع حمل ہی کیوں ہے، جب کہ یہ معمر عورت تو اب حمل سے رک چکی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور بوڑھی عورت عدت بھی گزارے گی اور چار ماں دس دت تک سوگ بھی، کیونکہ یہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے عموم میں داخل ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ... سورة البقرة ٢٣٤

''اور جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور عورتیں (بیویاں) چھوڑجائیں تو وہ عورتیں چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رہیں۔''

اگر عورت معمر اور حمل سے رک چکی ہوت تو عدت اور سوگ کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اس سے نکاح کی عظمت، اس کی قدرو منزلت کی رفعت، اس کی شرط کے اشعار، شوہر کے حق کی ادائیگی اور آرائش وزیبائش کو ترک کرکے شوہر سے محرومی کی کیفیت کا اظہار کرنا ہے، یہی وجہ ہے کہ باپ اور بیٹے کی نسبت شوہر کی وفات پر زیادہ سوگ کا حکم دیا گیا ہے اور حاملہ کی عدت صرف وضع حمل ہے، کیونکہ ارشادی باری تعالیٰ ہے:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ... سورة الطلاق ٤

''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔''

اور اس آیت نے

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ... سورة البقرة ٢٣٤

کے عموم کی تخصیص کردی ہے 'وضع حمل سے عدت ختم ہوجانے میں یہ حکمت بھی ہے کہ یہ حمل پہلے شوہر کا حق ہے 'لہٰذا اگر وفات یا کسی اور سبب سے جدائی کی وجہ سے حالت حمل میں یہ کسی دوسرے شوہر سے شادی کرے تو وہ کسی غیر کی کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب کریگا اور یہ رسول اللہ ؐ کے اس ارشاد کے عموم کی وجہ سے جائز نہیں ہے:

(لا یحل لامری ء یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسقی ماء ہ زرع غیرہ)) (سنن أبي داود))

''کسی بھی مسلمان آدمی کیلیۓ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی غیر کل کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب کرے۔''

ہر مسلمن شخص کیلیۓ یہ ضروری ہے کہ وہ شرعی احکام کے مطابق عمل کرے خواہ وہ ان کی حکمت کو جا نتا ہو یا نہ جا نتا ہو اور اس بات پر بھی ایمان رکھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو بھی احکام مقرر فرمائے ہیں وہ حکمت پر مبنی ہیں اور اگر کسی کو یہ حکمت بھی معلوم ہوجائے تو یہ نور علی نور اور سراپا خیر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب العدہ: جلد 3 صفحہ 340

محدث فتویٰ